© rasailojaraid.com



دیکھتا ہے تو مدعی سست گواہ چست، یا من چہ سرایم وطنبورہ من چہ سراید والی بات ہی نظر آتی ہے۔ فقیر حضرت علیؓ کا یہ منظوم اور منثور مفصل ندامت نامہ منہاج السنتہ ص۱۸ ج ۳ سے ہی با ترجمہ نقل کرتا ہے خود جناب پڑھ لیں۔ اور چکوالی صاحب کی سبائیت نوازی کی داد دیں کہ اس مفصل ندامت نامہ کو کس طرح چھوڑ گئے۔ جناب چکوالی صاحب کے شاجرات کو صحابہ سے خارزار میں نہ الجھنے کے لئے فقیر نے ہر جتن کیا، لیکن سوائے افسوس کے اور فقیر کیا کر سکتا ہے شاید چکوالی صاحب کا مشن ہی یہ ہے کہ مشاجرات کے بھولے بسرے واقعات دوبارہ منصۂ شہود پر آجائیں اور گڑے مردے اکھڑتے رہیں فیا للاسف۔

اب خلیفہ راشد چہارم امیر المؤمنین حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا ندامت نامہ ترجمہ سمیت پیش خدمت ہے اور بڑے دکھ سے یہ واقعات منظر عام پر لانے پڑے ہیں۔ پوری دنیا کا باطل "ملت واحدہ" بن کر اسلام کو للکار رہا ہے اور ایک ہم ہیں کہ آپس کی سر پھٹول سے فارغ نہیں، مودودی صاحب نے سنیوں کا لبادہ اوڑھ کر جس طرح رفض کو ملک پہنچائی وہ آپ سے پوشیدہ نہیں اب وہی کام جناب چکوالی صاحب کر رہے ہیں اور افسوس یہ کہ سنیوں کے سرمایہ سے کر رہے ہیں۔ دعا فرمائیں فقیر کا زیر ترتیب مضمون مکمل ہو جائے پھر چھپ بھی جائے تو وہ انکشاف سامنے آئیں گے کہ سنی دنیا حیران رہ جائے گی، واللہ سبحانہ و تعالیٰ ہو المستعان، دعاؤں میں یاد رکھیں۔ والسلام، از درویش ڈاک خانہ ہری پور ہزارہ، ۱۶ نومبر ۱۹۹۰ء

اب خلیفۂ راشد چہارم امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مفصل ندامت نامہ ملاحظہ فرمائیں :۔

امام ابن تیمیہؒ منہاج السنہ ص۱۸ جلد ۳ پر سطر ۸ تا ۱۲ پر لکھتے ہیں :۔

وعلی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ندم علی امور فعلها من القتال وغیرہ وکان یقول (آگے یہ مثلث (سہ بیتہ) نقل کیا ہے)

لقد عجزت عجزة لا اعتذر

سوف اکیس بعدها واستمر

واجمع الرأی الشتیت المنتشر

وکان یقول لیالی صفین للہ در مقام قامه عبد اللہ بن عمرو سعد بن مالک ان کان برًا فان اجرہ لعظیم وان کان اثماً ان خطرہ لیسیر وکان یقول یا حسن! ما ظن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ابوك ان الامر يبلغ الى هذا، ووَدّ ابوك لو مات قبل هذا بعشرين سنة فلما رجع من صفين تغيّر كلامه وكان يقول لا تكرهوا امارة معاوية ولو فقدتموه لرأيتم الرؤس تطاير عن كواهلها وقد رُوِى هذا عن علی من وجهين او ثلاثة اوجه وتواترت الاٰثار بكراهته الاحوال فی اخر الامر و رؤيته اختلاف الناس وتفرقهم وكثرتِ الشر الذی اوجب انه لو استقبل من الامر ما استدبر ما فعل ما فعل ـ

# خلیفۂ راشد چہارم امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مفصّل ندامت نامہ

اُردو ترجمہ

"اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اپنے ان بہت سے کاموں پر نادم اور پشیمان ہو گئے تھے جو موصوف نے رجمل اور صفین کی جنگوں کی صورت میں کئے تھے، اور فرمایا کرتے تھے کہ (ترجمہ سہ بینہ)

۱۔ میں ایسا بے بس ہو گیا تھا کہ میرے پاس اس کے لئے کوئی عذر نہیں ہے۔

۲۔ اور آئندہ میں بہت ہوشیاری سے چوکنا ہو کر رہوں گا۔

۳۔ اور متفرق اور منتشر آراء کو مجتمع کر کے رکھوں گا (یعنی ایک ہی رائے پر پختہ رہوں گا۔

اور صفین کے زمانہ میں آپ فرمایا کرتے تھے کہ " اللہ تعالیٰ نے حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت سعد بن مالک (ابی وقاص) سے کیا اچھا (غیر جانبداری والا) موقف اختیار کروایا تھا۔ جس موقف پر وہ ثابت قدم بھی رہے تھے۔ ان کا یہ موقف اگر اچھا ہے تو اس کا اجر بہت بڑا ہے اور اگر غلط ہے تو بھی اس کی برائی بہت ہی کم ہے[۱]۔

---

[۱] اس مفصل ندامت نامے نے سبائی صاحبان کے تمام عقیدہ تصورات اور تخیلات کو جو وہ سالہا سال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



پھر حضرت حسنؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کرتے تھے کہ یا حسن! یا حسن! تیرے باپ کو یہ گمان نہ تھا کہ معاملہ اتنا بڑھ جائے گا اور اب تو تیرا باپ یہ آرزو کرتا ہے کہ یہ سب کچھ پیش آنے سے بیس برس پہلے کاش کہ تیرا باپ مر چکا ہوتا اور جب آپ صفین سے واپس آئے تو آپ کا اندازِ کلام بالکل ہی بدل چکا تھا اور آپ کہا کرتے تھے کہ لوگو! معاویہ کی حکومت کو برا مت سمجھو کیونکہ اگر تم معاویہ کو بھی گم کر بیٹھے تو تم دیکھو گے کہ سر اپنے کندھوں سے کیسے اڑتے پھرتے ہیں۔ یہ روایت حضرت علیؓ سے دو یا تین مختلف طریقوں سے مروی ہے اور تواتر کے ساتھ ایسی روایات موجود ہیں کہ پیش آمدہ حالات اور واقعات کو آپ آخر میں ناپسند کرنے لگے تھے، اور آپ دیکھ رہے تھے کہ لوگوں میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا ہے اور وہ فرقوں میں بٹ گئے ہیں اور برائیاں اور شر بہت بڑھ چکے ہیں، اور اس سے یہ پختہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر حضرت علیؓ کو ان پیش آمدہ حالات کا پہلے سے علم ہو جاتا جو واقعات بعد میں ان کو پیش آئے تھے تو جو کچھ وہ کر چکے تھے ہرگز نہ کرتے۔"

منہاج السنۃ ص۱۸۶ جلد ۳ مطبع امیریہ بولاق مصر ۱۳۲۱ھ از سطر ۹ تا سطر ۱۶ کل ۸ سطر

## امام ابن کثیرؒ کی تائید

اور امام ابن کثیرؒ نے بھی امیر المؤمنین حضرت علیؓ کی ندامت کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

ثم قال الی اللہ اشکو عجری وبجری واللہ لوددت انی کنت متُّ قبل ھذا الیوم بعشرین سنۃ۔ (ابن کثیر ص۲۳۳ جلد ۷)

میں اللہ ہی سے اپنی پریشانیوں کی فریاد کرتا ہوں اور اللہ کی قسم! اب تو میں یہ آرزو کرتا ہوں کہ کاش میں آج کا دن آنے سے بیس برس قبل مر چکا ہوتا۔

سے تعبیر کر رہے تھے۔ ایک جھٹکے ہی زمین دوز کر کے رکھ دیا اور اس سے صاف واضح ہو گیا کہ آخر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ان غیر جانبدار اصحاب کے موقف کو کتنا اچھا سمجھنے لگ گئے تھے، اور حضرت معاویہؓ کے وجود کو امت مسلمہ کے تحفظ کے لئے ضروری سمجھتے تھے، اور امام ابن کثیرؒ نے بھی اپنی تاریخ کے متعدد مقامات پر اسی ندامت ندمے کو قدرے اختصار سے ہو بہو اسی طرح لکھا ہے جو آگے آرہا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



پھر ابن کثیرؒ نے ہی ص۲۲۰ جلد ۷ پر یوں لکھا ہے :-

قال علی یوم الجمل یا حسن لیت ابالک مات منذ عشرین سنة فقال له حسن یا ابت کنت انهاک عن هذا قال یا بنی انی لم ار ان الامر یبلغ الی هذا -

حضرت علیؓ نے بروز جمل حضرت حسنؓ کو یوں فرمایا اے حسن کاش کہ تیرا باپ بیس سال پہلے مر چکا ہوتا۔ حضرت حسنؓ نے کہا ابا جی! اسی لئے تو میں آپ کو روکتا تھا۔ حضرت علی نے فرمایا بیٹا میں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ (خون خرابے کا) معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا۔

اور امام ابن کثیرؒ نے ہی یہ بھی لکھا ہے :-

قال علی بعد ما رجع من صفین ایها الناس! لا تکرهوا امارة معاویة فانکم لو فقدتموه لرائیتم الروس تندر عن کواهلها کانها الحنظل -
(ابن کثیر ص۱۳۱ ج ۸)

حضرت علیؓ نے صفین سے واپس آنے کے بعد فرمایا کہ اے لوگو! تم معاویہ کی حکومت کو ناپسند نہ کرو کیونکہ اگر تم معاویہ کو بھی گم کر بیٹھے تو تم دیکھو گے کہ سر اپنے مونڈھوں سے کٹ کٹ کر اس طرح لڑھکیں گے جیسے اندرائن اپنے درخت سے ٹوٹ کر زمین پر لڑھکتے پھرتے ہیں۔

سبحان اللہ حضرت علیؓ نے کتنا سچ فرمایا حضرت معاویہؓ کا وجود فتنوں کے آگے ایک مضبوط بند تھا وہ بند جب ٹوٹا تو پھر واقعۂ کربلا، واقعہ حرہ اور حصار و شہادت حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ جیسے پے در پے المناک واقعات امت مسلمہ کے سر سے گذر گئے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ سچ کہا کسی نے :-

؎ قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

---

مَنْ سَبَّ الْاَنْبِيَاءَ قُتِلَ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِيْ جُلِدَ (الحدیث)

جو انبیاء کرام کو برا بھلا کہے اسے قتل کر دیا جائے، اور جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہے اس کی دُرّوں سے پٹائی کی جائے!

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



# منقبت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

حضرت مولانا قاضی محمد شمس الدین صاحب مدظلہم العالی کی نعت سے متاثر ہو کر ——— جناب ماسٹر ہدایت اللہ خان صاحب فکر ساکن لتڑا ضلع ڈیرہ غازی خان (ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول لتڑا) نے اسی زمین میں یہ منقبت لکھی ہے۔ ادارہ ان کا شکر گذار ہے۔

اصحاب نبی کی مثل نہیں مہ پاروں میں دلداروں میں
جو ان سے عداوت رکھتے ہیں بدکار ہیں وہ بدکاروں میں
بیماریٔ دل کی ملتی ہے ہر سال سزا بدبختوں کو
پٹتے ہیں کبھی زنجیروں سے جلتے ہیں کبھی انگاروں میں
یہ جھوٹے ہیں اسلاف کا اب کردار تو ان کو یاد نہیں
وہ لوگ تو رقص کیا کرتے تھے تیغوں کی جھنکاروں میں
ہے بغض صحابہ سے ان کو اور آل رسول کے دشمن ہیں
اخلاص کا نام و نشان کہاں یہ لوگ تو ہیں غداروں میں
عرفان کی مے پینا تو کجا اس نام سے یہ واقف ہی نہیں
پھر خودکو سمجھتے ہیں خودسر سرمستوں میں مے خواروں میں
صدیق صداقت کے مظہر فاروق تمیز خیرو شر
عثمان سراپا شرم و حیا حیدر افضل سالاروں میں
ام کلثوم ہو زینب ہوں یا فاطمہ اور رقیہ ہوں
ہم رتبہ ہیں یہ بنات نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں
الفت میں صحابہ کی آقا! سرشار جو ہر دم رہتے ہیں
اب فکر بھی شامل ہو جائے ان مستوں میں سرشاروں میں

ضرورت شعری کی وجہ سے نام آگے پیچھے کئے ہیں اہلسنت کے نزدیک صحیح ترتیب یوں ہے۔ سیدہ زینب زوجہ حضرت ابو العاص حبشی سیدہ رقیہ زوجہ حضرت عثمان حبشی سیدہ فاطمہ زوجہ حضرت علی شیر خدا۔ سیدہ ام کلثوم زوجہ حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہم

© rasailojaraid.com